سوموار | 28-اپریل 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 91 | سوموار 20 ذی الحجہ ۔ 1417ھ 28 شہادت 1376ہش 28 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ وہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ وہ خدا کی راہ ہے۔ دنیا کی شاہراہ ایسی ہے جہاں قدم قدم پر ٹھوکریں اور ناکامیوں کی چٹانیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے سلطنتوں تک کو چھوڑ دیا' آخر بیوقوف تو نہ تھے۔ جیسے ابراہیم ادہم' شاہ شجاع' شاہ عبدالعزیز جو مجدد بھی کہلاتے ہیں۔ حکومت' سلطنت اور شوکتِ دنیا کو چھوڑ بیٹھے۔ اس کی یہی وجہ تو تھی کہ ہر قدم پر ایک ٹھوکر موجود ہے۔ خدا ایک موتی ہے اس کی معرفت کے بعد انسان دنیاوی اشیاء کو ایسی حقارت اور ذلت سے دیکھتا ہے کہ ان کے دیکھنے کے لئے بھی اسے طبیعت پر ایک جبر اور اکراہ کرنا پڑتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی معرفت چاہو اور اس کی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 92)

## الفضل فورم : تعلیم پر مجلس مذاکرہ

روزنامہ الفضل نے اہم موضوعات پر فورم منعقد کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کے تحت مورخہ 11- اپریل 1997ء کو شام 4 بجے نظارت اشاعت کے شعبہ سمعی بصری میں تعلیم کے موضوع پر ایک یادگار مجلس مذاکرہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کے خصوصی مقرر محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب تھے جنہوں نے تعلیم اور معیار تعلیم کے حوالے سے ٹھوس اعداد و شمار کے ساتھ اہم معلومات پیش کیں۔ جن کو حاضرین نے بہت سراہا۔ مذاکرے کے دیگر شرکاء میں مکرم سید طاہر احمد صاحب نائب ناظر تعلیم اور مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی شامل تھے۔

ایڈیٹر الفضل محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے مذاکرے کا آغاز کیا۔ موضوع کا تعارف کرایا اور مذاکرے کے شرکاء کا تعارف کروایا جس کے بعد شرکاء مذاکرہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد محترم سیفی صاحب نے محترم چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل ٹی آئی کالج کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کرنے کی دعوت دی۔ ان کے علاوہ مکرم مولانا عبدالباسط صاحب اور مکرم مولانا جمیل الرحمان رفیق صاحب نے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مذاکرہ اپنی پیشکش کے اعتبار سے بہت کامیاب رہا۔ جملہ حاضرین نے مقررین کے خیالات سے احسن رنگ میں استفادہ کیا۔ فورم کے منتظم اعلیٰ مکرم آغا سیف اللہ صاحب نے تمام انتظامات نہایت نفاست اور درستگی سے انجام دیئے۔

## ہروقت اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا چاہئے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

خوش قسمت وہی ہے جو ان باتوں سے فائدہ اٹھائے جذبات نفس پر قابو رکھ کر خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے۔ مساکین اور یتامیٰ کو مال دیوے۔ قسم قسم کے طریقوں سے رضا جوئی اللہ تعالیٰ کی کرے۔ ایک وقت کا عمل دوسرے وقت کے عمل سے بعض دفعہ اتنا فرق رکھتا ہے کہ اول مہاجرین نے جہاں ایک مٹھی جو کی دی تھی۔ بعد میں آنے والا کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا دیتا تھا تو اس کی برابری نہ کر سکتا تھا۔ سائل کو دو۔ دکھی کو دو۔ ذوی القربیٰ کو دو۔ (عبادت) سنوار کر پڑھو۔ مسنون تسبیح اور کلام شریف اور دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں بھی غرض معروض کرو تاکہ دلوں پر رقت طاری ہو۔ غریبی میں۔ امیری میں۔ مشکلات میں۔ مقدمات میں ہر حالت میں مستقل رہو اور صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ تقویٰ کا ابتداء دعا خیرات اور صدقہ سے ہے اور آخر ان لوگوں میں شامل ہونے سے ہے۔ جن کی نسبت فرمایا ہے (-) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت دکھلائی۔ تقویٰ کرنے کے متعلق حکم کے بعد یہ حکم ہے کہ (-) چاہئے کہ ہر ایک نفس دیکھ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا تیاری کی ہے۔ انسان کے ساتھ ایک نفس لگا ہوا ہے۔ جو ہر وقت متبدل ہے کیونکہ جسم انسانی ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے۔ جب اس نفس کے واسطے جو ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور اس کے ذرات جدا ہوتے جاتے ہیں۔ اس قدر تیاری کی جاتی ہیں۔ اور اس کی حفاظت کے واسطے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ تو پھر کس قدر تیاری اس نفس کے واسطے ہونی چاہئے۔ جس کے ذمہ موت کے بعد کی جوابدہی لازم ہے۔ اس آنی فنا والے جسم کے واسطے جتنا فکر کیا جاتا ہے کاش کہ اتنا فکر اس کے نفس کے واسطے کیا جاوے۔ جو کہ جواب دہی کرنے والا ہے (-) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔ اس آگاہی کا لحاظ کرنے سے آخر کسی نہ کسی وقت فطرت انسانی جاگ کر اسے ملامت کرتی ہے اور گناہوں میں گرنے سے بچاتی ہے۔

اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی بات بولو تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوریوں کو معاف کرے گا اور تمہاری غلطیوں کی سنوار اور اصلاح ہو جائے گی۔ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرتا رہے۔ جب مرنے کا وقت قریب آتا ہے تو انسان کے حقیقی اعمال جو خدا تعالیٰ کے نزدیک پسند یا غیر پسند ہوں پیش ہوتے ہیں نہ کہ وہ اعمال جو لوگوں کے سامنے وہ دکھاتا اور ظاہر کرتا ہے۔

(از خطبہ 15- نومبر 1904ء)

## عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرماویں۔

صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم
جلسہ سالانہ ربوہ

## سانحہ ارتحال

○ نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان کے خسر مکرم ماسٹر عطاء اللہ صاحب محلہ دارالصدر ربوہ مورخہ 97-4-19 کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی عمر 94 سال تھی۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ عامر شو سٹور پر اخبارات و رسائل کی فروخت کا کام کیا۔ نہایت خوش مزاج اور نیک' سلسلہ سے محبت رکھنے والے بزرگ تھے۔ مورخہ 97-4-20 کو بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب سے محترم ماسٹر عطاء اللہ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>2 روپے 50 پیسے |
|---|---|---|

28- شہادت 1376 ھش     28 - اپریل 1997ء

# خدا تعالیٰ سے صلح

خدا تعالیٰ سے صلح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی باتیں مانی جائیں۔ اس کی صفات کو مدنظر رکھ کر اپنی زندگی گزاری جائے۔ اگر ہم اس سے کچھ مانگیں اور وہ مل جائے تو خوش ہوں اور اگر وہ نہ ملے تب بھی اس پر بدظنی نہ کریں۔ کیا جانے کس وجہ سے وہ کچھ ہم کو نہیں مل سکا جو ہم نے مانگا تھا۔ ہماری اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق تو وہ چیز ہمارے لئے مفید تھی لیکن ہماری سوجھ بوجھ حرف آخر تو نہیں۔ ہم اپنی ضرورتوں کے متعلق اور ضرورتوں کے پورا کرنے کے طریق کے متعلق غلطی کر سکتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ غلطی نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا کچھ مفید ہے اور کیا کچھ نہیں۔ اور اس کے فیصلے انسانوں کی بہبود کے لئے ہوتے ہیں۔ آخر اس نے مخلوق بنائی ہے اور وہ اس سے پیار کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق خوامخواہ مشکلات میں پڑے۔ وہ اس سے ہمدردی کرتا ہے اور ہمدردی کرتے ہوئے اگر کوئی ایسی چیز جو ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں نہ دے تو یہ بھی اس کا کرم ہے کیونکہ اگر وہ دے دے اور ہم نقصان اٹھائیں تو ایسی دعا کی قبولیت کا کیا فائدہ۔ دعائیں تو اپنے فائدہ کے لئے کی جاتی ہیں نہ کہ اپنے آپ کو نقصان میں ڈالنے کے لئے۔

پس اگر وہ چیز ہمیں نہ ملے تو خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کریں اور اس سے اسی طرح محبت کریں جس طرح کہ کسی چیز کے مل جانے پر ہمارے دل میں جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے صلح کا یہی مطلب ہے کہ ہم اس یقین کو اپنے دل میں پیدا کریں کہ وہ ہمارا ہمدرد ہے۔ ہمارا خیر خواہ ہے۔ ہماری زندگی کو بہتر بنانے کے لئے وہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہمیں کسی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا اور یہ سب کچھ ہوتا اس طرح ہے کہ ہم اس کی ہستی پر یقین لاتے ہوئے اس کی صفات پر غور کریں اور اس کی صفات کے ذریعے اس کو پہچانیں۔ جہاں تک خدا تعالیٰ کے تعلق کا سوال ہے اس کا ایک تعلق تو ہر مخلوق سے ہے ہر انسان سے ہے وہ خالق ہے اور خالق کو اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے پیار ہوتا ہے۔ وہ ہم سے پیار کرتا ہے۔ لیکن یہ پیار بھی انسانوں کو درجہ بدرجہ ملتا ہے اور درجہ بدرجہ پیار ملنے کا سوال انسان کی اپنی ذات سے وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس سب کچھ ہے وہ سب کو سب کچھ دے سکتا ہے لیکن لینے والا کون ہے' کیسا ہے' اس کا اپنا سلوک خدا تعالیٰ سے کیا ہے' وہ خدا تعالیٰ کی باتیں کس حد تک مانتا ہے' کس حد تک اس کے ساتھ خلوص کا اظہار کرتا ہے' یہ ساری باتیں تجزیہ کے قابل ہیں۔ اور تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جوں جوں انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو پرخلوص بناتا چلا جاتا ہے اتنا ہی اس سے صلح کا عمل مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے لئے وہ کچھ کرتا ہے جو عام طور پر دوسروں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ وہ اس کی باتیں مانتا ہے۔ وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ اس کے دشمنوں کو اس پر ہاتھ ڈالنے نہیں دیتا۔

پس معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ سے کچھ حاصل کرنے کے لئے ہمیں قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے تعلق کو پرخلوص بنانے کی حاجت ہے۔ خدا تو سب کا خدا ہے۔ وہ سب کو دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن مانگنے کے آداب آنے چاہئیں' مانگنے کی شرائط پوری کرنی چاہئیں' اور سب سے بڑا ادب اور سب سے بڑی شرط اس سے صلح کرنا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے کہ صلح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کی ہستی پر ایمان لاتے ہوئے اس کی صفات کو مدنظر رکھیں اور یہ خوب سمجھ لیں کہ ہم ان سے فائدہ صرف اس صورت میں اٹھا سکتے ہیں کہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے خلوص کے ساتھ اس کے نزدیک پہنچتے چلے جائیں۔ ایسا کرنے سے ہم خود بھی اپنی زندگی میں ایک تبدیلی محسوس کریں گے اور لوگ بھی ہمیں صحیح معنوں میں پہچاننے لگ جائیں گے۔ خدا تعالیٰ جب ہمارے ساتھ ہو گا۔ ہمارا مددگار ہو گا۔ ہمارا محافظ ہو گا تو لوگوں کو از خود اس بات کا پتہ چلنے لگے گا کہ خدا تعالیٰ کا سلوک ہمارے ساتھ کیسا ہے۔ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم خود آگے بڑھیں۔ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے جو کچھ ہم سے ہو سکتا ہے کریں۔ ہم اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کریں۔ اور جیسے ہی ہم نیک تبدیلی پیدا کرنے کا عزم کریں گے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس عزم کے پورا ہونے کے سامان پیدا کر دئے جائیں گے۔

پس خدا تعالیٰ سے صلح کرنے میں ساری برکتیں شامل ہیں۔ آیئے ہم اس بات پر غور کریں اور خدا تعالیٰ سے اپنی صلح کو پرخلوص بنائیں۔

خدا تعالیٰ سے مانگنے کے متعلق یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اس کے دینے کے تین طریق ہیں یا تو جو کچھ مانگتے ہیں وہ ہمیں مل جاتا ہے یا جو کچھ ہم مانگتے ہیں اس سے بہتر مل جاتا ہے یا جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ضرر کا باعث ہونے کی وجہ سے ہمیں نہیں ملتا۔ یہ تینوں باتیں ایک دوسرے سے مختلف تو ہیں لیکن ان تینوں باتوں کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا قبول کر لی ہے اور دعا کی یہ قبولیت اس بات کا باعث بن جانی چاہئے کہ ہم ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں اس سے صلح کے لئے قدم آگے بڑھاتے رہیں پس خدا تعالیٰ سے صلح کا یہ بھی ایک اہم نکتہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

میری ساری اَن کہی باتوں کے افسانے بنے
میرا چہرہ دیکھ کر کچھ لوگ دیوانے بنے
ہر کسی کے ظرف نے پہچان کروا دی مجھے
کچھ بنیں شمعیں یہاں' کچھ اور' پروانے بنے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مولانا منیر الدین احمد

# ملک صاحب خان صاحب نون

میرا بچپن گوجرانوالہ شہر میں گزرا ہے جب مکرم صاحب خان صاحب گوجرانوالہ میں ڈپٹی کمشنر بن کر آئے۔ اس وقت میں اور میرے ایک کزن عبدالرشید بھٹی حال مقیم یو کے سکول کے طالب علم اور اطفال الاحمدیہ کے ممبر تھے۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر بھی ہمارے ہمجولیوں میں شامل تھے۔

ملک صاحب خان صاحب نون کے ڈپٹی کمشنر بن کر گوجرانوالہ آنے کا توہمیں اس قدر احساس نہ تھا مگر ایک دن جماعت میں اعلان ہوا۔ کہ ڈی سی صاحب کی کوٹھی جانا ہے۔ وہاں ان کے ساتھ فوٹو لی جائے گی۔ اس زمانے میں تقسیم ملک سے پہلے کی بات ہے۔ چھوٹی سی جماعت ہوتی تھی۔ بڑے چھوٹے سب ڈی سی صاحب کی کوٹھی پہنچ گئے۔ فوٹو کے لئے کچھ دوست ملک صاحب کے ساتھ دائیں بائیں کرسیوں پر بیٹھ گئے اور کچھ پیچھے کھڑے ہو گئے مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ جماعت کے امیر تھے۔ میں اور میرے کزن عبدالرشید صاحب کرسیوں کے آگے گھاس پر زمین میں کنپٹی کے نیچے ہاتھ رکھ نیم دراز ہو کر فوٹو میں شامل ہوئے۔ یہ فوٹو ہمارے گھر پڑی ہو گی۔

مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب ان دنوں ناظر مال تھے وہ قادیان سے دورہ پر گوجرانوالہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہ بھی اس تصویر میں شامل ہوئے۔ ملک صاحب بڑے خوش تھے۔ کہ گوجرانوالہ کی جماعت کے ساتھ فوٹو میں مرکز کے نمائندہ بھی شامل ہو گئے ہیں۔

بچپنے کی وجہ سے ملک صاحب کے جماعت کے ساتھ فوٹو کھنچوانے اور خان صاحب مولوی فرزند علی خان کی شمولیت کی بناپر خوش ہونے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی مگر بڑے ہو کر سننے میں آیا کہ ملک صاحب کا ڈپٹی کمشنر بن کر گوجرانوالہ میں متعین ہونا اللہ تعالیٰ کے ایک خاص فضل اور مولانا راجیکی صاحب کی دعا کا نتیجہ تھا۔ اس لئے اس کی یاد رکھنے کے لئے جماعت کے ساتھ فوٹو لینے کا اہتمام کیا گیا۔

ملک صاحب نے کسی موقعہ پر مولانا صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کی اور اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور ملک صاحب ڈپٹی کمشنر بن گئے۔ آپ کو خطاب بھی ملا اور اولاد نرینہ بھی عطا ہوئی۔

میں جب جامعۃ المبشرین میں ربوہ آکر داخل ہوا۔ تو مولانا راجیکی صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملتا تھا۔ ایک دفعہ مولانا صاحب سے درخواست کی۔ کہ گوجرانوالہ کے ساتھ جناب ملک صاحب خان صاحب نون کا جو تعلق ہے اس میں جناب کی دعا کا اثر شامل ہے۔ اس کے متعلق کچھ آپ بتائیں۔

حضرت مولوی صاحب نے اختصار کے ساتھ بتایا کہ قادیان میں مکان بنایا۔ اس کے لئے مختلف ضروریات کے لئے مختلف لوگوں سے ادھار اشیاء حاصل کیں۔ مکان تو بن گیا۔ مگر میں کئی لوگوں کا قرض دار بن گیا۔ سب کی طرف سے مطالبے کا مجھے خدشہ رہتا تھا میں نے سوچا اور دعا بھی کی کہ اگر ایک شخص سب کو میرا قرضہ ادا کر دے تو پھر ادائیگی کے لئے میرا واسطہ صرف ایک شخص سے ہو گا۔ بجائے اس کے کہ مختلف لوگ مجھ سے قرضہ کا مطالبہ کریں۔

ملک صاحب خان صاحب نون کو اس بات کا علم ہوا۔ تو انہوں نے کچھ رقم مجھے دی۔ جس سے میں نے مختلف لوگوں کو ادائیگی کر دی۔ ملک صاحب کا میں نے شکریہ ادا کیا اور ان سے پوچھا کہ یہ رقم آپ کو میں قسط وار ادا کروں یا آپ اکٹھی لینا پسند کریں گے۔ ملک صاحب کہنے لگے میں نے واپس لینے کے لئے تو رقم دی ہی نہیں نہ واپس لینی ہے۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔

حضرت مولانا صاحب نے فرمایا۔ اگر یہ بات ہے۔ تو پھر کوئی خاص حاجت بتائیں جس کے لئے میں دعا کروں۔ ملک صاحب نے عرض کیا۔ کہ مجھے افسر مال بنے کافی دیر ہو گئی ہے اور ڈپٹی کمشنر بننے کا چانس ہے مگر ایسا نہیں ہو رہا۔ دوسرے میرے رشتہ دار چاہتے ہیں۔ کہ مجھے کوئی خطاب بھی ملے تیسرے میرے اولاد نرینہ نہیں اس کے لئے بھی دعا کریں۔

حضرت مولوی صاحب نے بتایا۔ کہ میں نے ملک صاحب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے خاص ان تینوں امور کے لئے کی۔ اور مجھے بتایا گیا۔ کہ ملک صاحب ڈپٹی کمشنر بن جائیں گے۔ اور ان کی پوسٹنگ شہر گوجرانوالہ میں ہو گی۔ ان کو خطاب بھی ملے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو بیٹا عطا فرمائے گا۔ جس کا نام احمد خان ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ مکرم ملک صاحب خان صاحب نون کو اللہ تعالیٰ نے ڈپٹی کمشنر کے عہدہ پر متمکن فرمایا اور ان کی تقرری گوجرانوالہ میں ہی ہوئی۔ آپ کے اس عہد کے دوران گوجرانوالہ شہر میں ہندوؤں اور سکھوں میں کچھ چپقلش پیدا ہو گئی۔ ایک تالاب کے کنارے پر ہندو مندر بنانا چاہتے تھے اور سکھ گوردوارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے شہر میں فساد کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ اس وقت گوجرانوالہ میں ایس پی انگریز تھا۔ ملک صاحب اور ایس پی نے مل کر ایسا انتظام کیا۔ کہ فساد کا خطرہ ٹل گیا اور اس کے نتیجہ میں ملک صاحب کو گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے خطاب مل گیا۔ اس کے بعد گوجرانوالہ سے ہی ملک صاحب ڈپٹی کمشنر کے عہدہ سے خطاب حاصل کر کے ریٹائر ہوئے اس وجہ سے ہی انہوں نے جماعت گوجرانوالہ کے احباب کے ساتھ فوٹو بنوایا تاکہ حضرت مولانا صاحب کی قبولیت دعا کا نشان رہے۔

مکرم صاحب خان صاحب نون ریٹائرمنٹ کے بعد سرگودھا تشریف لے آئے۔ یہاں کافی عرصہ گزرنے پر پاکستان بننے کے بعد 49ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد نرینہ سے نوازا۔ ملک صاحب ربوہ حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بیٹے کی خوشخبری سنائی نیز نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا احمد خان نام رکھ لو۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب کو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ کہ ہونے والے بیٹے کا نام احمد خان ہو گا۔

---

# ممنونِ احسان

برادرم مکرم محترم جناب مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ

خاکسار کے والد محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب پہلے احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سپرنٹنڈنٹ رہے اور پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے بورڈنگ ہاؤس میں ٹیوٹر اور تحریک جدید کے تحت جب بورڈنگ تحریک جدید حضرت امام جماعت الثانی نے قائم فرمایا تو اس کا سپرنٹنڈنٹ آپ کو مقرر فرمایا۔ آپ اپنے شاگردوں سے بہت پیار اور شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ اس بارہ میں کئی شاگرد ان کے واقعات کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا آپ کے ایک شاگرد برادرم مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب سابق مربی چین نے مجھ سے بڑی محبت سے محترم والد صاحب کا ذکر کیا۔ اور ان کا ایک واقع سنایا۔ پھر دوبارہ ملے تو پھر سنایا میں نے ان سے گزارش کی کہ ہو سکے تو یہ لکھ کر دے دیں چنانچہ انہوں نے یہ واقعہ لکھ کر دے دیا۔ اگر مناسب خیال فرماویں تو اسے "ممنون احسان" کے عنوان کے تحت شائع کر سکتے ہیں جس سے ان کے لئے دعا کی بھی تحریک ہو گی۔ اور بعض اساتذہ کے لئے یہ نیک نمونہ کا باعث ہو گا۔

خاکسار آپ کا بھائی
مبارک مصلح الدین احمد واقف زندگی

○○○

خاکسار 1931ء میں ایک دیہاتی سکول سے ساتویں جماعت پاس کر کے آٹھویں جماعت میں قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہوا۔ پہلی دفعہ گھر سے اتنی دور باہر نکلا تھا۔ اپنے اعزہ واقرباء اور ماحول کی جدائی برداشت نہ ہو سکی اور واپس اپنے گاؤں منگولے ضلع سیالکوٹ آگیا۔ حضرت والد صاحب محترم چوہدری اللہ بخش صاحب کی حکیمانہ نصائح اور ترغیب پر ایسے وقت دوبارہ تعلیم جاری رکھنے کے لئے قادیان پہنچا۔ جبکہ سہ ماہی امتحانات شروع ہونے والے تھے۔ امتحان میں شامل ہوا۔ انگریزی کے علاوہ باقی مضامین میں بآسانی پاس ہوا۔ اردو اور ریاضی میں اپنی کلاس میں اول آیا۔ لیکن انگریزی میں ڈیڑھ سو میں سے صرف پانچ نمبر آئے۔ جس کی دو وجوہات تھیں نمبر1 دیہاتی سکول میں استاد بھی واجبی سی انگریزی جانتے تھے۔ نمبر2 مجھے گاؤں واپس جانے کی وجہ سے امتحان کی تیاری کا وقت بھی نہ مل سکا۔ میں بورڈنگ ہاؤس میں قیام پذیر تھا۔ ہمارے ٹیوٹر ایک حد درجہ مہربان، ہمدرد اور محبت پیار کرنے والے بزرگ حضرت صوفی غلام محمد صاحب والد محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید تھے۔ میں نے اپنی عادت کے مطابق ان سے برملا عرض کیا کہ انگریزی میں اس قدر گراوٹ کے بعد میرا دل تعلیم سے اچاٹ ہو گیا ہے۔ اس لئے میں واپس جا رہا ہوں۔ حضرت صوفی صاحب نے بڑے خلوص اور ہمدردی سے مجھے فرمایا کہ دو مضامین میں تم کلاس میں فرسٹ ہو۔ انگریزی کے علاوہ دوسرے مضامین میں بھی تمہارے اچھے نمبر ہیں۔ میں وقت نکال کر روزانہ تمہیں انگریزی پڑھا دیا کروں گا۔ میں آپ کے اس بے لوث رویہ کی وجہ سے گاؤں واپس جانے سے رک گیا۔ اور آپ کی مخلصانہ "ٹیوشن" کی وجہ سے نوماہی کے امتحان میں میرے انگریزی میں 72/150 نمبر آئے۔ اور مجھے حوصلہ ملا کہ تعلیم جاری رکھ سکوں میں ہمیشہ حضرت صوفی صاحب کا ممنون احسان رہا۔ اور ان کی وفات تک ان کی خدمت میں جذبہ ممنونیت کے ساتھ حاضر ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں خوش رکھے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ایک متقی تو اپنے نفس امارہ کے برخلاف جنگ کر کے اپنے خیال کو چھپاتا ہے اور خفیہ رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس خفیہ خیال کو ہمیشہ ظاہر کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک بدمعاش کسی بدچلنی کا مرتکب ہو کر خفیہ رہنا چاہتا ہے اسی طرح ایک متقی چھپ کر (عبادت) کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کوئی اس کو دیکھ لے۔ سچا متقی ایک قسم کا ستر چاہتا ہے۔ تقویٰ کے مراتب بہت ہیں۔ لیکن بہرحال تقویٰ کے لئے تکلیف ہے اور متقی حالت جنگ میں ہے۔ اور صالح اس جنگ سے باہر ہے۔ جیسے کہ میں نے مثال کے طور پر اوپر ریا کا ذکر کیا ہے۔ جس سے متقی کو آٹھوں پہر جنگ ہے۔

بسا اوقات ریا اور حلم کا جنگ ہو جاتا ہے۔ بھی انسان کا غصہ کتاب اللہ کے برخلاف ہوتا ہے۔ گالی سن کر اس کا نفس جوش مارتا ہے۔ تقویٰ اس کو سکھلاتا ہے کہ وہ غصہ کرنے سے باز رہے۔ جیسے (کلام الٰہی) کہتا ہے (-) ایسا ہی بے صبری کے ساتھ اسے اکثر جنگ کرنا پڑتا ہے۔ بے صبری سے مراد یہ ہے کہ اس کو راہ تقویٰ میں اس قدر دقتوں کا مقابلہ ہے کہ مشکل سے وہ منزل مقصود پر پہنچتا ہے۔ اس لئے بے صبر ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک کنواں پچاس ہاتھ تک کھودنا ہے۔ اگر دو چار ہاتھ کے بعد کھودنا چھوڑ دیا جائے تو محض یہ ایک بدظنی ہے۔ اب تقویٰ کی شرط یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے احکام دیئے ان کو اخیر تک پہنچائے اور بے صبر نہ ہو جاوے۔

---

تم اگر خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید محمد حسین شاہ زیدی

# شیخ محمد صدیق صاحب آف اوکاڑہ

شیخ محمد صدیق صاحب آف اوکاڑہ کی وفات کی خبر الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ آپ کی زندگی کے مختصر حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

آپ صرف دو دن بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے (-) آپ کے والد ماجد کا نام شیخ سلطان محمود تھا۔ وہ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مبائع احمدی تھے۔ انہوں نے اپنے اکثر بچوں کو تعلیم قادیان دارالامان میں دلوائی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ایک نیک اور ہمدرد خاتون تھیں۔ غرباء کی امداد کرنا آپ کا عموماً شیوہ تھا۔

شیخ صاحب کے نو اور بھائی تھے۔ سب سے چھوٹے بھائی شیخ منور الدین صاحب جو قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک ہونہار طالب علم تھے۔ عین عالم شباب میں وفات پاگئے۔ باقی برادران میں سے شیخ عبدالعزیز صاحب مالک عزیز آئس فیکٹری لائل پور شیخ محمد محسن صاحب شیخ مولا بخش صاحب اپنے تجارتی کاروبار میں منہمک ہیں۔ شیخ صاحب نہ صرف پیدائشی احمدی تھے۔ بلکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت سے بھی مشرف تھے۔ آپ میں خدمت خلق اور دعوت الی اللہ کا خاص جذبہ تھا' اپنے حلقہ اثر میں ہمیشہ (دعوت الی اللہ) کرتے رہتے۔ جب جلسہ پر قادیان جاتے۔ تو کئی ایک نئے دوستوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے۔ اور اگر نہ جاسکتے۔ تو کئی ایک مستحقین کو اپنی گرہ سے کرایہ دے کر بھیج دیتے۔ اوکاڑہ ہسپتال کا آپ عموماً چکر لگایا کرتے تھے۔ غریب اور نادار بیماروں کی امداد دودھ پارچات وغیرہ سے کرتے رہتے۔ جہاں ٹیکہ وغیرہ کی ضرورت پڑتی۔ بمشورہ ڈاکٹر صاحب ٹیکے وغیرہ بھی مہیا کر دیتے۔ اور آپ کا یہ اکثر معمول تھا۔ سردیوں میں بیماروں کو لحاف بنوا دیتے۔ جس کو دیکھتے نقد امداد سے دریغ نہ کرتے۔ آپ کی بیوی بھی اس کام میں ان کی پوری پوری معاون اور مددگار ہوتیں۔ نومبائعین سے والدین جیسا سلوک کرتے اور جہاں تک بن پڑتا۔ دست شفقت و محبت سے انہیں نوازتے۔

ایک موقع پر ایک نومبائع سے اس کے رشتہ داروں نے قطع تعلق کر لیا۔ اور اس کی شادی کے موقع پر اس کی مالی امداد سے نہ صرف ہاتھ کھینچ لیا۔ بلکہ اسے اس سلسلہ میں ناکام رکھنے کی کوشش میں لگ گئے۔ آپ نے اس کی اتنی مدد کی۔ کہ علاقہ کے لوگ حیران رہ گئے۔ اس نمونہ کا یہ اثر ہوا کہ وہاں ایک نئی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔

(بیوت الحمد) بنوانے کا بہت شوق تھا۔ اوکاڑہ شہر میں کئی ایک (بیوت الحمد) کی بنیاد رکھ کر ان کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ بیت احمدیہ کے بنانے کا شوق اس قدر تھا۔ کہ کئی ایک موقع کی زمینیں خریدنے کی کوشش کی۔ مگر مخالفت کی وجہ سے کامیاب نہ ہوئے۔ آخر کار میری کوشش سے اوکاڑہ کے مرکز میں ایک قطعہ زمین خریدنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور چند دنوں میں بیت احمدیہ بھی بن گئی۔ وفات پانے سے پہلے آپ نے بیت احمدیہ کے ساتھ ایک احمدیہ لائبریری کی عمارت بھی مکمل کر دی۔

آپ نے اپنے پیچھے چھ لڑکے چھوڑے ہیں۔ ان کے علاوہ پوتے پوتیاں ہیں۔ بہت بڑا بھاری کنبہ ہے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

احباب شیخ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(روزنامہ الفضل 16 فروری 1956ء)

○○○

## قرارداد تعزیت

محترمہ نور جہاں بیگ صاحبہ بنت حضرت حکیم عبدالصمد صاحب دہلوی اہلیہ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی 16 مارچ 1997ء کو بعمر تقریباً 70 سال انتقال فرماگئیں۔

بچپن میں ان کی والدہ محترمہ حضرت شادمانی بیگم صاحبہ کی وفات کے بعد ان کا خاندان میرٹھ سے قادیان منتقل ہو گیا۔ قادیان میں محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب سے شادی ہوئی۔ محترم بیگ صاحب اور محترمہ نور جہاں صاحبہ کی رفاقت میں جو جنت ارضی وجود میں آئی اس کی سب سے نمایاں خصوصیت خدمت دین اور خدمت خلق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو وقف کی روح سے ایک دوسرے سے بڑھ کر نواز رکھا تھا جس کی وجہ سے ذہنی ہم آہنگی میسر تھی۔ محترمہ نور جہاں بیگ صاحبہ نے ایک مثالی خانہ دار خاتون کی طرح ہر شعبے کو خوبی سے سنبھال کر محترم بیگ صاحب کو جماعتی خدمات کے لئے ہمہ وقت ہمہ تن مصروف رہنے کے لئے سبکدوش کر رکھا تھا۔ محترمہ درویش صفت سادہ مزاج متوکل بے حد محبت کرنے والی ہمدرد خاتون تھیں۔ اعلیٰ علمی و ادبی ذوق کی حامل تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کی طویل خدمات کی توفیق پائی حلقہ رام سوامی کی تقریباً تین سال صدر رہیں اور صدر کے فرائض اس خوبی سے سنبھالے کہ گویا سارے حلقے کو ایک مادر مہربان کی طرح اپنی آغوش میں لے لیا۔ مرکزی طور پر لجنہ کراچی کو آپ کی دانشمندانہ رہنمائی میسر رہتی۔ آپ کا گھر جماعتی خدمت کے ایک مرکز کی حیثیت رکھتا گھر کا ہر فرد اپنی اپنی تنظیم کے عہدے دار کی حیثیت سے مستعد فعال رہتا یہ سب آپ کی حسن تربیت کا نتیجہ تھا۔ آپ کی اولاد میں محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ جیسی پاکباز داعی الی اللہ بھی شامل تھیں باقی اولاد بھی بہترین صدقہ جاریہ ہے۔

محترمہ نور جہاں صاحبہ عجز و انکسار' ایثار و قربانی' بردباری و تحمل کا مجسمہ تھیں کئی عزیزوں کی وفات پر جمیل صبر کا نمونہ دکھایا۔ صحت کی خرابی میں کبھی حرف شکایت لب پر نہ لائیں۔ دعا گو خاتون تھیں اور دعاؤں کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ امامت سے دلی وابستگی رکھتی تھیں۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواتین مبارکہ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ مہمان نوازی کا بہت شوق اور سلیقہ تھا۔ محترم بیگ صاحب کے حلقہ احباب کی وسعت کی وجہ سے دسترخوان کھلا رہتا۔

ہمہ صفت موصوف اس خاتون کی رحلت پر ہم محترم بیگ صاحب اور سب اہل خاندان سے اور اہل جماعت سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جنت میں بلند تر مراتب عطا فرماتا چلا جائے۔

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی

○○○

○

لمحہ لمحہ کتاب کر لیں گے
آؤ گے تو حساب کر لیں گے

آنسوؤں کو گلاب کر لیں گے
آپ سے اکتساب کر لیں گے

کر کے برپا کسی تلاطم کو
آرزو کو عذاب کر لیں گے

تجھ کو پا کر کسی تصوّر میں
خود کو بھی دستیاب کر لیں گے

تو جو آئے گا خواب میں ملنے
خواب کو اَور خواب کر لیں گے

اتنی ناکامیابیوں کے بعد
زندگی کامیاب کر لیں گے

ٹھوکریں کھا کے۔ خاک میں مل کر
اَشک کو آفتاب کر لیں گے

ہار جائیں گے جان کی بازی
کوئی کارِ ثواب کر لیں گے

چاہتے ہو کہ بھول جائیں تجھے
یہ بھی کوشش جناب کر لیں گے

سید نصیر شاہ کینیڈا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

# اخلاقی تعلیم

اخلاق اور اعمال کی درستی کے متعلق نصائح فرماتے ہوئے 1925ء میں امام جماعت احمدیہ الثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خطبہ میں فرمایا

اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے صرف ارادہ ہی کرلینا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ مشق اور محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ محنت اور مشق کے بغیر محض ارادہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ لیکن جہاں ارادے کے ساتھ مشق کا ہونا ضروری ہے اور بغیر محنت مشقت کے محض ارادہ بے فائدہ ہے وہاں پر یہ بات بھی ہے کہ وہ مشق اور محنت بھی خاص حالات اور خاص اوقات سے تعلق رکھتی ہے اور بہترین حالات اور واقعات میں سے جو اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے مناسب اور موزوں ہیں ان میں سے سب سے بڑھ کر بچپن کا زمانہ ہے۔ بچپن کے زمانہ میں جس آسانی کے ساتھ ایک بچہ کسی کسب کو سیکھ سکتا ہے اور اس کے لئے محنت اور مشقت کی تکلیف برداشت کرسکتا ہے بڑی عمر میں برداشت نہیں کر سکتا۔ بچے کے احساسات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ محنت اور مشقت کو بہت کم محسوس کرتا ہے وہ اس خالی پیالے کی طرح ہوتا ہے جس میں ہر ایک چیز ڈالی جاسکتی ہے بچہ ہر ایک کام سیکھنے کے لئے تیار ہوتا ہے اس لئے جس امر کی اس کو مشق کرائی جائے وہ بآسانی کر سکتا ہے۔ مجھے اپنے بچپن کا زمانہ یاد ہے اور وہ حالات اور واقعات بالکل میری آنکھوں کے سامنے ہیں کہ سخت سے سخت تپش اور شدید گرمی کے وقت میں باہر نکل جاتا اور تپش اور گرمی بالکل محسوس نہ کرتا۔ بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ میں اپنے نفس میں اپنے اوپر یہ بڑا ظلم سمجھا کرتا تھا۔ جب مجھے والدہ صاحبہ یا دوسرے نگران گرمی میں باہر نکلنے اور کھیلنے سے روکتے تھے۔ میں اس گرمی میں باہر نکل جاتا اور کچھ محسوس نہ کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو خیالات بچپن میں میرے ذہن میں پیدا ہوتے تھے وہی دوسرے بچوں کے دلوں میں بھی پیدا ہوتے ہوں گے۔ جبکہ انہیں گرمی کے وقت باہر نکلنے سے روکا جاتا ہو گا وجہ یہ ہے کہ بچپن میں ایسی باتوں کا احساس نہیں ہوتا۔ تو جس قدر محنت اور مشقت کی تکلیف کو ایک بڑا آدمی محسوس کرتا ہے بچہ اس کو محسوس نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت اس کے احساسات کو باطل کیا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کو کسی امر کے لئے مشق کرنے میں اتنی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ اور جن باتوں کی اس وقت مشق کرتا ہے ان کا آئندہ زندگی میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ لیکن جن کی مشق بچپن میں نہ ہو ان میں بڑی عمر میں سخت دقت پیش آتی ہے۔

تین آدمی مجھے ایسے معلوم ہیں جو عبادت میں صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ بچپن میں ان کو صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی مشق نہیں کرائی گئی یا کسی نے ان کو ٹوکا نہیں تا وہ صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی عادت ڈالتے یا ٹوکنے والوں سے ان کا اس طرح بیٹھنا پوشیدہ رہا اور اب بڑی عمر میں وہ صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے...... اگر اب وہ چاہیں اور کوشش بھی کریں تو صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ تو بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے کے اس وقت کے حالات کے ماتحت اس سے جس قسم کی مشق کرائیں وہ بآسانی کر سکتا ہے۔

لیکن اگر بچپن میں جھوٹ یا چوری وغیرہ کی بدعادات پڑ جائیں تو بڑے ہو کر ان کو کتنے ہی وعظ و نصیحت کئے جائیں۔ کتنا ہی سمجھایا جائے اور کتنی ہی ملامت کی جائے لیکن وہ ان افعال کو برا سمجھتے ہوئے بھی ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے ایسے لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور پھر روتے ہیں کہ ہم سے یہ غلطی ہو گئی۔ چوری کرتے ہیں اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ ہم سے ایسا ہوا۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ انہوں نے خود ہی اپنی غلطی کو محسوس کرکے چوری کا اقرار کیا اور اس کا ازالہ بھی کردیا لیکن پھر بھی چوری کی عادت سے باز نہیں رہ سکتے۔ تو بچپن کی عادات انسان کے ساتھ جاتی اور باقی رہتی ہیں۔ (سوائے اس کے کہ اللہ چاہے) اس لئے بچپن میں بچوں کو اخلاقِ فاضلہ کی مشق کرانی چاہئے اس سے آئندہ نسلوں کے اخلاق کی حفاظت ہو جائے گی۔ یہ بچپن میں تربیت نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ کئی ایسے آدمی ہیں جو بہت مخلص اور نیک ہیں لیکن بے ساختہ ان کے منہ سے گالیاں نکل جاتی ہیں۔ بعض مصنف ہیں جو مخلص ہیں لیکن باوجود احتیاط کے ان کے قلم سے درشت الفاظ نکل جاتے ہیں اور جب سمجھایا جائے تو نہایت سنجیدگی اور متانت سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو کوئی سخت لفظ نہیں لکھا۔ یہ بچپن کی عادت کا نتیجہ ہے کہ وہ اس فعل کی مضرتوں سے واقف ہوتے ہوئے بھی اس سے بچ نہیں سکتے......

اگر کوئی قوم اعلیٰ اخلاق اور پسندیدہ اعمال میں ترقی کرسکتی ہے تو اس کے لئے بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی بھی کوشش کرے مگر اپنی نسل کی اصلاح اور اس کے اخلاق کی خاص نگرانی کرے۔ بچپن کے زمانہ میں جہاں بچہ بہت جلد اور آسانی کے ساتھ اخلاقِ فاضلہ سیکھ سکتا ہے وہاں اگر اس کی نگرانی نہ کی جائے اور اس کے اخلاق خراب ہو جائیں تو ایسا خطرناک ہو جاتا ہے کہ دوسرے بچوں کے اخلاق کو بھی بگاڑ دیتا ہے۔ بڑے بڑے آدمی تو چونکہ عیب کو عیب سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہیں اس لئے اس سے بچنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ لیکن بچوں میں چونکہ نقل کرنے کی عادت ہوتی ہے اس لئے وہ جو کچھ دوسرے کو کرتا دیکھتے ہیں وہی کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایک لڑکے کو اگر جھوٹ بولنے کی عادت ہو گی یا گالیاں دینے یا چوری کرنے کی۔ تو جتنے لڑکوں کا اس سے تعلق ہو گا وہ سارے کے سارے ان حرکات میں اس کی نقل کریں گے اور اس طرح وہ بھی جھوٹ بولنے۔ گالیاں دینے اور چوری کرنے کے عادی ہو جائیں گے۔ تو بچپن کا زمانہ نہ صرف یہ کہ اخلاقِ فاضلہ سیکھنے کا بہت بڑا میدان ہے بلکہ دوسروں کے اخلاق بگاڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔

میرے نزدیک بڑے بڑے لیڈر بھی اپنے لیکچروں اور تقریروں میں ایسے کامیاب نہیں ہو سکتے جتنا ایک بچہ دوسرے بچوں کو اپنی باتوں سے متاثر کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ میں مذہبی پیشواؤں کو اس سے مستثنیٰ کرتا ہوں کیونکہ ان کے ساتھ ایماء ملائکہ ہوتا ہے جو ان کی قبولیت کو پھیلاتے ہیں۔ ایک بچہ کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے وہ سو یا دو سو لڑکے جھوٹ بولنے والے بہت آسانی کے ساتھ پیدا کرسکتا ہے۔ ایک لڑکا جسے چوری کی عادت ہوتی ہے۔ وہ بآسانی سو دو سو لڑکا چوری کرنے والا پیدا کرسکتا ہے۔

غرض بچپن میں جن کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں وہ نہ صرف اپنے آپ کو تباہ کرلیتے ہیں۔ بلکہ اوروں کی بھی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ اور بچپن کی عادت کا اس قدر اثر ہوتا ہے کہ بڑے ہو کر ان کی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے فلاسفر اور سمجھدار ہو کر بھی ان کے سامنے عاجز رہ جاتے ہیں۔ پس اخلاقِ فاضلہ کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ اپنی آئندہ نسلوں کی اصلاح اور درستی کی پوری پوری فکر اور نگرانی کی جائے۔ اور یہ بات کوئی معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت صاحب (اللہ ان کے درجات بلند کرے) کے تمام ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

○○○

مجد الدین

# انجن اور اس کا طریقہ عمل

انجن انسان کی ان چند ایجادات میں سے ایک ہے جو سب سے زیادہ مقبول ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کے لئے بس' کار' موٹر سائیکل اور دوسری گاڑیوں کا ہم روز استعمال کرتے ہیں۔ ہم اتنا بھی جانتے ہیں کہ ان میں سے کچھ گاڑیاں پٹرول سے چلتی ہیں اور کچھ ڈیزل سے۔ لیکن کیا ہم نے کبھی سوچا کہ گاڑی پٹرول یا ڈیزل سے کیسے چلتی ہے؟۔ یا یوں کہئے کہ انجن میں ایسا کون سا عمل ہے جو ایندھن کو پہیوں کی حرکت میں تبدیل کردیتا ہے۔

**بنیادی اصول:۔** انجن جس اصول پر کام کرتا ہے وہ Combustion ہے یعنی ایندھن کا ہوا کی موجودگی میں جلنا۔ اس جلنے کے نتیجہ میں گرم اور طاقتور گیسیں (Gases) پیدا ہوتی ہیں۔ ان گیسوں کی توانائی کو حرکت میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

**بنیادی حصے:۔** جلنے کا یہ عمل سلنڈر (Cylinder) میں ہوتا ہے۔ جس قدر زیادہ طاقتور انجن بنانا مقصود ہو اسی قدر سلنڈرز کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ جیسا کہ موٹر سائیکل میں ایک سلنڈر اور کار میں بالعموم چار سلنڈرز ہوتے ہیں۔ گیسیں جس حصہ کو متحرک کرتی ہیں وہ پسٹن (piston) کہلاتا ہے۔

پسٹن سلنڈر میں اوپر نیچے حرکت کرتا ہے۔ اس حرکت کو ایک شافٹ (Shaft) کے ذریعہ سے گھومنے والی حرکت (Rotational Motion) میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ پسٹن کی رفتار تیز ہونے سے شافٹ کی رفتار بھی تیز ہو جاتی ہے۔ رفتار کے لحاظ سے مناسب گراریاں (Gears) لگائے جاتے ہیں۔ گراریوں سے پھر ایک شافٹ پہیوں تک اس حرکت کو پہنچاتی ہے۔

ہر انجن چار کام سرانجام دیتا ہے:۔

**انجن کے چار کام:۔** اول:۔ ہوا اور ایندھن کا ایک آمیزہ سلنڈر میں داخل کیا جاتا ہے۔

دوم:۔ پسٹن کی مدد سے اس آمیزہ کو دبایا جاتا ہے (Compression)

سوم:۔ آمیزہ کو جلایا جاتا ہے۔ گیسیں بڑی قوت سے پسٹن کو دھکیلتی ہیں۔ انجن کا اصل مقصد یہی قوت حاصل کرنا ہے۔

چہارم:۔ گرم گیسوں کو سلنڈر سے باہر نکالا جاتا ہے تاکہ نیا آمیزہ اس کی جگہ آسکے۔ گاڑیوں سے نکلتا ہوا دھواں انہی گیسوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

**انجن کی اقسام:۔** انجن کی تقسیم دو بنیاد پر کی جاتی ہے:۔

اول سٹروک (Stroke) کی بنیاد پر' یعنی ٹو (Two) سٹروک اور فور (Four) سٹروک

دوم۔ جلانے (Ignition) کے طریق کی بنیاد پر یعنی پیٹرول اور ڈیزل انجن۔

سٹروک:۔ پسٹن' سلنڈر میں ایک انتہائی مقام سے دوسرے انتہائی مقام تک' جو فاصلہ طے کرتا ہے وہ ایک سٹروک کہلاتا ہے۔

**ٹو سٹروک اور فور سٹروک:۔** اگر ایک انجن اوپر بیان کردہ چار کام مکمل کرے اور اس دوران اس کا پسٹن ایک دفعہ اوپر سے نیچے آئے اور ایک دفعہ نیچے سے اوپر جائے۔ بالفاظ دیگر دو سٹروک طے کرے تو ایسا انجن ٹو سٹروک کہلائے گا۔ اسی طرح فور سٹروک انجن میں پسٹن ایک دور (Cycle) مکمل کرنے کے لئے چار سٹروک طے کرتا ہے۔

**پٹرول انجن اور ڈیزل انجن:۔** انجن میں ایندھن کو جلانے کے دو طریق ہو سکتے ہیں:۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# عراق کے حاجیوں کی واپسی

امریکہ کی ایماء پر اقوام متحدہ نے عراق کے خلاف جو اقتصادی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں ان میں فضائی پابندیاں بھی شامل ہیں۔ ان کے مطابق عراق میں کوئی ہوائی جہاز نہ تو جا سکتا ہے اور نہ وہاں سے اڑ سکتا ہے۔

لیکن اس سال عراق نے اپنے حاجیوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ بھجوا کر ان پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے کی جرات کرلی ہے۔

اب ان حاجیوں کی واپسی کا مرحلہ درپیش ہے۔ عراق نے کہا ہے کہ وہ اپنے حاجیوں کو واپس لانے کے لئے ہیلی کاپٹر سعودی عرب بھیجے گا۔ عراقی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ایک عراقی اہلکار نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ نے ان حاجیوں کی واپسی کی کارروائی میں کوئی مداخلت کرنے کی کوشش کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے امریکہ سے کہا کہ وہ ایسی کسی کارروائی سے باز رہے۔

لیبیا نے بھی اقوام متحدہ کی پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے حاجیوں کو فضائی پروازوں کے ذریعے مکہ مکرمہ بھیجا تھا۔

OOO

## فرانس میں درمیانی مدت کے انتخابات

فرانس کے صدر شیراک نے پارلیمنٹ توڑ دی ہے اور نئے انتخابات کے لئے 25۔ مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اپوزیشن نے پارلیمنٹ توڑنے کے اس فیصلے پر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ انتخابات کی تیاری کے لئے بہت کم وقت دیا گیا ہے اپوزیشن نے الزام لگایا ہے کہ صدر شیراک اپنی پالیسیوں کی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے مڈٹرم انتخابات کرا رہے ہیں۔

فرانس کے صدر نے کہا ہے کہ یورپی پارلیمنٹ میں مشترکہ کرنسی رائج کرنے اور بعض دیگر معاملات طے کرنے کا مرحلہ درپیش ہے لہذا نئی پارلیمنٹ کا انتخاب ناگزیر ہو چکا تھا۔ پارلیمنٹ کے انتخابات اگلے سال ہونا تھے لیکن فرانسیسی صدر نے پارلیمنٹ توڑ کر وقت مقررہ سے ایک سال قبل انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس وقت پارلیمنٹ میں صدر کی حامی سیاسی جماعت کی اکثریت ہے لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ الیکشن کے نتیجے میں یہ اکثریت کم ہو جانے کا امکان ہے۔

اس ماہ برطانیہ میں بھی نئے انتخابات ہو رہے ہیں اس طرح سے یورپی یونین کے معاملات کو حل کرنے کے لئے دو اہم ملک نیا مینڈیٹ حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ تاکہ مشترکہ کرنسی اور یورپی یکجہتی کے معاملات پر گفتگو کرنے کے لئے متعلقہ حکومتیں تازہ مینڈیٹ پا سکیں۔

OOO

## ایران اور یورپی ممالک میں کشیدگی کم کرنے کے لئے کوششیں

جرمنی کی ایک عدالت نے ایران کی حکومت کے خلاف یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایران نے اپنے اپوزیشن لیڈر کو قتل کرنے کے لئے آدمی روانہ کئے تھے۔ اس غیر جمہوری اور غیر انسانی حرکت پر یورپی ممالک میں سخت رد عمل ہوا اور قریباً سارے ملکوں نے بطور احتجاج اپنے سفیروں کو واپس بلا لیا۔ ایران نے اس پر سخت احتجاج کیا اور اس عدالتی فیصلے کو غلط قرار دیا۔ ایران نے بعض یورپی ملکوں کے خلاف جوابی اقدامات کئے۔

اب یورپی یونین کے علاوہ دیگر مغربی ممالک اس کوشش میں مصروف ہیں ایران اور یورپی ممالک کے درمیان تعلقات میں جو کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اس کو دور کیا جا سکے اور یورپی ممالک ایران کے قریب لایا جا سکے۔

تہران ٹائمز نے جرمنی کے وزیر خارجہ اور فرانس کے وزیر کی باہمی ملاقات کے موقع پر دیئے جانے والے بیانات کو بہتری کی جانب ایک قدم قرار دیا۔ جرمن وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ برلن کی عدالت کے فیصلہ کے بعد ایران میں کسی جرمن باشندے کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اور ایران نے یقین دہانی کرائی ہے کہ کسی جرمن کو کوئی نقصان پہنچنے کا خطرہ نہیں ہے۔

OOO

## آبادی میں اضافہ

ایشیائی ترقیاتی بینک نے کہا ہے کہ 2000ء تک کئی ایشیائی شہروں بیجنگ، کلکتہ، جکارتہ، سیول، شنگھائی اور ٹوکیو وغیرہ کی آبادی ایک ایک کروڑ سے زائد ہو جائے گی۔ کراچی شہر کی آبادی بھی ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

OOO

## اسرائیلی وزیراعظم کے خلاف مہم

اسرائیلی وزیراعظم کے خلاف مقدمہ چلانے کا معاملہ پولیس نے موخر کر دیا ہے پولیس کا کہنا ہے کہ اس مقدمے کو چلانے کے لئے خاطر خواہ ثبوت میسر نہیں آسکے۔

یاد رہے کہ اسرائیلی وزیراعظم پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو مختصر سے عرصے کے لئے ملک کا اٹارنی جنرل مقرر کیا جس نے اپنے عہدے کے مختصر سے عرصے میں بعض غیر قانونی اقدامات کئے۔ پولیس نے اس ضمن میں وزیراعظم سے پوچھ گچھ کی اور آخر کار مقدمہ نہ چلانے کا فیصلہ کرلیا۔

اگرچہ پولیس نے تو اپنے طور پر بات ختم کر دی ہے مگر اس سے اسرائیل کا سیاسی بحران دور نہیں ہوا۔ اپوزیشن لیڈر اور سابق وزیراعظم شمعون پیریز نے ایک بار پھر مطالبہ کیا ہے کہ وزیراعظم استعفیٰ دے دیں۔ چنانچہ اپوزیشن اور بعض دیگر سیاستدانوں نے اس بارے میں سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہا گیا ہے کہ ایک بلیک باکس پراسرار طور پر غائب ہو گیا ہے جس میں وزیراعظم کے فون ریکارڈ کئے گئے تھے۔

OOO

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

**مسل نمبر 31116** میں زینت افزاء زوجہ چوہدری محمد رفیق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 219/C دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ دس مرلہ مالیتی چھ لاکھ Rs600000۔ (2) حق مہر بذمہ خاوند Rs2000۔ (3) طلائی زیورات وزنی دو تولہ مالیتی Rs10000۔ کل جائیداد مالیتی چھ لاکھ بارہ ہزار روپے Rs612000۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زینت افزاء 219/C دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر1 ملک غلام یاسین وصیت نمبر 25583 گواہ شد نمبر2 منظور احمد عامر 62/C دارالفتوح ربوہ

**مسل نمبر 31117** میں امتہ السلام بیوہ ملک محمد اشرف صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16/17 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-10-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ترکہ خاوند مکان نمبر 16/17 برقبہ.. واقع دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی چار لاکھ کا 1/8 حصہ مالیتی۔ 50000 روپے (2) بالیاں وزنی چار ماشہ مالیتی۔ 2500 روپے (3) حق مہر 500 روپے کل جائیداد مالیتی۔ 53000 روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/1058+۔/500 روپے ماہوار بصورت پنشن از تحریک جدید و پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ السلام 16/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 ملک محمد داؤد وصیت نمبر 29410 گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد یعقوب وصیت نمبر 16583

**مسل نمبر 31118** میں سلطان محمد ادریس ولد حسن محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کارکن صدر انجمن عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/6 دارالیمن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/2918 + ۔/1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس اور متفرق آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلطان محمد ادریس کارکن دفتر الوصیت ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد سعید وصیت نمبر 19956 گواہ شد نمبر2 نعمان محمد عتیق 5/6 دارالیمن ربوہ

**مسل نمبر 31119** میں رضیہ ادریس زوجہ سلطان محمد ادریس صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/6 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ 6000 روپے اور طلائی زیور وزنی 120 گرام اس وقت مجھے مبلغ 3000۔ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ ادریس 5/6 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 سلطان محمد ادریس خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 نعمان محمد عتیق 5/6 دارالیمن وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## اعلان

○ وکالت تصنیف تحریک جدید میں الگ فون لگ گیا ہے اور اس کا نمبر 213154 ہے۔ احباب نوٹ کرلیں۔

## نصاب امتحان سہ ماہی دوم
## (اپریل تا جون 1997ء)
## قیادت تعلیم مجلس
## انصار اللہ پاکستان

۱۔ کلام الٰہی۔ پارہ نمبر 15 نصف اول
۲۔ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"
۳۔ کتاب "تقدیر الٰہی"

زعماء انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ تمام انصار تک نصاب پہنچائیں۔ کتب مہیا کریں اور مطالعہ کی تلقین کرتے رہیں۔ مجالس ان کتب کے درس کا باقاعدہ انتظام کریں۔

امتحان سہ ماہی دوم 29- جون 1997ء کو منعقد ہوگا اس امتحان میں اپنی مجلس عاملہ کے تمام اراکین شامل ہوں اور کم از کم پچاس فیصد انصار ضرور شامل ہوں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے مستقل پروگرام

### پروگرام از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

| | |
|---|---|
| جمعہ خطبہ | 5-00 بجے شام |
| جمعہ ملاقات اردو سوال و جواب | 6-15 بجے شام |
| ہفتہ بچوں سے ملاقات (انگریزی) | 6-00 بجے شام |
| اتوار ملاقات (انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ) | 6-00 بجے شام |
| پیر ہومیو پیتھی کلاس | 6-00 بجے شام |
| منگل ترجمہ کلام الٰہی کلاس | 6-00 بجے شام |
| بدھ ترجمہ کلام الٰہی کلاس | 6-00 بجے شام |
| جمعرات ہومیو پیتھی کلاس | 6-00 بجے شام |
| لقاء مع العرب عرب دوستوں سے ملاقات کا پروگرام روزانہ | 8-00 بجے شام |
| بدھ حضرت صاحب کا کوئی پرانا خطبہ | 5-00 بجے شام |
| جمعرات جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جوابات | 7-15 بجے شام |

### تراجم خطبات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

| | |
|---|---|
| پشتو منگل اور جمعہ | دوپہر گیارہ بجے |
| سرائیکی اتوار | دوپہر گیارہ بجے |
| سندھی جمعرات | دوپہر گیارہ بجے |
| بنگلہ پروگرام روزانہ | سہ پہر تین بجے |

### زبانیں سیکھیے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر ہفتہ بھر مختلف اوقات میں مختلف زبانوں کی کلاسز جاری رہتی ہیں جن کے ذریعہ باسانی ان زبانوں سے واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔

اردو کلاس روزانہ سات بجے صبح (اور دو بجے سہ پہر) حضرت صاحب اردو زبان پڑھاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ہفتہ چینی زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| اتوار چینی زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| سوموار نارویجن زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| منگل فرنچ زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| بدھ عربی زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| جمعرات ڈچ زبان | 4-30 بجے سہ پہر |

ہر جمعہ کو ملاقات پروگرام کے بعد کمپیوٹر سب کے لئے۔ کمپیوٹر سیکھنے کی منفرد کلاس انسٹرکٹر مرزا غلام احمد قادر ایم ایس سی (کمپیوٹر انجینئرنگ)

## سانحہ ارتحال

○ مکرم سید عبید اللہ شاہ صاحب (فیکٹری ایریا ربوہ) طویل علالت کے بعد مورخہ 97-4-22 کو بعمر 78 سال وفات پاگئے۔ اگلے روز بعد فجر بیت مبارک میں جنازہ ادا کیا گیا۔ بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی آپ تقریباً 17 سال تک چک جھمرہ جماعت کے صدر رہے اور قریباً دس سال تک امیر رہے۔

بقیہ صفحہ 5

اول:۔ پہلے ایندھن اور ہوا کا ایک آمیزہ تیار کیا جائے۔ پھر اس آمیزہ کو دبایا جائے۔ پھر ایک سپارک (Spark) یا شعلہ کے مدد سے اسے جلایا جائے یہ شعلہ سپارک پلگ (Spark Plug) کے ذریعہ سے پیدا کیا جاتا ہے۔

جو انجن اس طریق پر چلتے ہیں وہ پٹرول کو بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں۔

دوم:۔ سلنڈر میں صرف ہوا کو دبایا جائے۔ پھر اس زیادہ درجہ حرارت والی ہوا پر ایندھن کا چھڑکاؤ (Sprinkle) کیا جائے اور ہوا جل اٹھے۔ ایندھن کو پھینکنے کے لئے (Injectors) استعمال ہوتے ہیں۔

ایسے انجن ڈیزل پر چلتے ہیں کیونکہ ڈیزل میں بغیر کسی سپارک کے از خود بھڑک اٹھنے کی صلاحیت موجود ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم پٹرول انجن میں ڈیزل نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ جب ڈیزل اور ہوا کے آمیزہ کو دبایا جائے گا تو یہ سپارک سے پہلے ہی جل اٹھے گا اور انجن کام نہیں کرسکے گا۔ اسی طرح ڈیزل انجن میں جب پٹرول ڈالیں گے تو پٹرول گرم ہوا پر گرے گا تو سہی لیکن اسے جلا نہیں سکے گا۔

### ایکسیلریٹر (Accelerator):۔

ایندھن اور ہوا، سلنڈر میں پہنچنے کے لئے جس راستہ سے گزرتے ہیں اس میں ایک والو (Valve) لگا ہوتا ہے۔ جب ہم ایکسلریٹر کو دباتے ہیں تو یہ والو مزید کھل جاتا ہے۔ نتیجتاً زیادہ ہوا اور زیادہ ایندھن سلنڈر میں داخل ہوتے ہیں۔ اس طرح زیادہ قوت پیدا ہوتی ہے اور پہیوں کی رفتار بھی اسی نسبت سے بڑھ جاتی ہے۔

### چوک (Choke)

ٹھنڈک کی وجہ سے مثلاً موسم سرما میں علی الصبح جب گاڑی سٹارٹ نہ ہو رہی ہو تو چوک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جب ہم چوک کو کھینچتے ہیں تو دراصل سلنڈر میں داخل ہونے والی ہوا کی مقدار کو کم کرتے ہیں۔ جب کم ہوا داخل ہوتی ہے تو زیادہ ایندھن آتا ہے۔ جس کے جلنے سے درجہ حرارت تیزی سے بڑھتا ہے اور انجن جلد گرم ہو کر صحیح کام شروع کردیتا ہے۔ چونکہ انجن کو چلتے رہنے کے لئے ہوا اور ایندھن کا ایک مخصوص تناسب درکار ہے لہٰذا انجن سٹارٹ ہونے کے کچھ دیر بعد چوک کو بند کر دیا جاتا ہے۔

### ایندھن اور ہوا کا تناسب:۔

عموماً ہوا اور ایندھن کا تناسب پندرہ اور ایک (15:1) ہوتا ہے۔ یعنی پندرہ حصے ہوا میں ایک حصہ ایندھن ملایا جاتا ہے۔ گاڑی سٹارٹ کرتے وقت، یا جب گاڑی کی رفتار تیزی سے بڑھائی جانی مقصود ہو تو یہ تناسب 8 نسبت 1 تک بھی چلا جاتا ہے۔

○○○

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: 6325511
6330334

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 26 - اپریل-1997ء**
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل منصور الحق نے وزیراعظم کے کہنے پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے مسلح افواج کے سپریم کمانڈر صدر مملکت کے نام پر اپنا استعفیٰ روانہ کر دیا ہے۔ ان پر کرپشن کے الزامات ہیں۔ فوج کا خفیہ ادارہ آئی ایس آئی' ایف آئی اے اور بحریہ کا خفیہ ادارہ بھی اپنی اپنی جگہ پر تحقیقات کر رہے ہیں۔ ان کو حراست میں لئے جانے کا بھی امکان ہے۔ وہ آصف علی زرداری کے قریبی ساتھیوں میں شمار کئے جاتے تھے۔

○ زرعی ترقیاتی بینک ڈیرہ غازی خان کے 44 کروڑ روپے کے واجبات کی وصولی کے لئے 62 بڑے نادہندہ زمینداروں کی فصلیں اور املاک قرق کرلی گئی ہیں۔ ان میں لغاری گروپ اور مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے مگر مچھوں نے یاددہانی کے باوجود زرعی بینک کے بھاری قرضہ جات ادا نہیں کئے تھے۔ نادہندگان کی دوسری فہرست بھی تیار کرلی گئی ہے۔

○ وفاقی حکومت نے کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے مسئلہ کو قومی سطح پر حل کرنے کے لئے مشترکہ مفادات کی کونسل کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے سربراہ وزیراعظم خود ہوں گے۔ اس میں چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ بجلی اور خزانہ کے وفاقی وزراء' واپڈا اور منصوبہ بندی کے حکام شامل ہوں گے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما اور صوبائی وزیر آب پاشی بشیر احمد بلور نے کہا ہے کہ اے این پی کے ہوتے ہوئے کوئی مائی کا لال کالا باغ ڈیم تعمیر نہیں کرواسکتا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر صوبہ سرحد کی تباہی کے مترادف ہے۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل (ر) حمید گل نے کہا ہے کہ نیول چیف سے استعفیٰ لینا خوش آئند ہے۔ وہ خود ہی مستعفی ہو جاتے تو بہتر ہوتا۔ اب اگر سیاستدانوں بالخصوص حکومت نے اپنی صفوں میں موجود کالی بھیڑوں کا محاسبہ نہ کیا تو پھر انہیں نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مارگلہ سکینڈل میں ملوث سینیئر وزیر کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔ اگر یہ سکینڈل غلط ہے تو پھر اس صحافی کے خلاف کارروائی کی جائے جس نے یہ شائع کیا۔

○ سینیٹر جسٹس (ر) رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ایڈمرل منصور الحق کی سبکدوشی سے احتساب کے عمل کو تقویت ملے گی۔ زرداری کی خوشنودی کے لئے کی گئی تقرریوں کا جائزہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ائرمارشل ارشد چوہدری کی ڈرامائی علیحدگی سے فضائیہ کے موجودہ سربراہ کا کردار بھی مشکوک ہو گیا ہے۔

○ حکومتی ذرائع نے اشارہ دیا ہے کہ مسلح افواج میں سینیئر حکام کی سطح پر مزید تبدیلیوں کا بھی امکان ہے۔

○ سادگی اختیار کرنے سے وزیراعظم ہاؤس کے اخراجات انتہائی کم ہو گئے وزیراعظم سیکرٹریٹ کے 59 ملازمین کو فارغ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیراعظم نے آج تک کسی کی سفارش کی نہ ہی وزیراعظم سیکریٹریٹ کے سٹاف کو سفارشی لیٹر لکھنے یا فون کرنے کو کہا گیا۔ مہمانوں کے لئے صرف ون ڈش بنتی ہے جو اکثر چاول اور شوربے پر مشتمل ہوتی ہے۔ کبھی کبھار چائے اور بسکٹ سے تواضع کی جاتی ہے۔

○ وزارت خزانہ اور منصوبہ بندی کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق رواں مالی سال میں سالانہ شرح ترقی کا ہدف پورا نہیں ہوگا۔ افراط زر کی شرح بڑھے گی۔ صنعتی شعبوں میں پیداواری ہدف پورے نہیں ہو سکیں گے۔ افراط زر 12 فیصد تک پہنچ جائے گا۔ کپاس گنے اور گندم کی پیداوار کے ہدف پورے نہیں ہوئے۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت سے تنازعات طے کرنے کے لئے پیش رفت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں گجرال کے وزیراعظم بننے پر خوش ہوں۔ ان سے اگلے ماہ ملاقات ہو گی۔ وہ پاک بھارت تعلقات بہتر بنانے کے خواہش مند ہیں۔ وزیراعظم نے ان خیالات کا اظہار بھارتی ہائی کمشنر سے ملاقات کے دوران کیا۔ بھارتی ہائی کمشنر ستیش چندرا نے وزیراعظم کو گجرال کا جوابی خط پہنچایا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اسلام آباد میں بعض اہم شخصیات سے ملاقات کی ہے۔ ایجنسیوں کے اہلکاروں میں ان ملاقاتوں کی تفاصیل جاننے کے بارے میں کھلبلی مچی رہی۔

○ ایڈمرل منصور الحق کے استعفیٰ دینے کا واقعہ بدعنوانی کے الزام پر کسی اعلیٰ فوجی افسر کی چھٹی کرانے کا پہلا واقعہ ہے۔ نئے سربراہ کا ابھی تعین نہیں ہوا۔ اس سے قبل ذوالفقار علی بھٹو نے ائرمارشل اے رحیم اور جنرل گل حسن سے استعفے لئے تھے۔ مصطفیٰ کھر نے جنرل گل حسن کو ڈرایا دھمکایا بھی تھا۔

○ گورنر پنجاب نے متنبہ کیا ہے کہ محرم کے مہینے میں کوئی گڑبڑ برداشت نہیں کی جائے گی۔

○ امریکہ کی فضائیہ کا ایک ٹرک جس پر گائیڈڈ میزائیل لدے ہوئے تھے جمعرات کے روز سے غائب ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ اس پر پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ دو ٹرک گم تھے ایک مل گیا ہے۔ اس کا ڈرائیور راستے میں کھانا کھانے رک گیا تھا۔ دوسرا بھی مل جائے گا۔

○ قومی اسمبلی و سینٹ کے سابق رکن جمیعت العلمائے اسلام کے حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ احتساب نہ ہوا تو کسی دوسرے محتسب کی آمد دور کی بات نہیں ہے۔

○ خیرپور ٹامیوالی میں گزشتہ روز 9۔ افراد کے قتل کے بعد مکمل ہڑتال رہی۔ 3- روز سوگ منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ پانچ افراد کے جنازے جلوس کی شکل میں ہائی وے پر لائے گئے۔

○ ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ پاکستان میں ہنرمند افراد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ تحقیق و ترقی کا معیار بھی بہتر نہیں۔ ہماری اقتصادی خود کفالت میں ٹیکنالوجی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

○ کرپٹ افسروں کی ایک اور لسٹ تیار کرلی گئی ہے۔ 200 سے زائد افراد کی معطلی کا امکان ہے۔ اس فہرست میں ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ' او جی ڈی سی' اور دوسرے محکموں کے سینیئر افسران شامل ہیں۔ ان میں لاہور کے ایک سابق کمشنر پی ٹی وی کے سابق ایم ڈی بھی شامل ہیں۔

○ لاہور میں ایک شیعہ ذاکر جو پولیس میں کانسٹیبل ہے قاتلانہ حملے میں شدید زخمی ہو گیا۔

○ قائداعظم محمد علی جناح پر بننے والی فلم کے سکرپٹ میں سے سرحدی گاندھی عبدالغفار خان' جی ایم سید' مولانا مودودی اور علامہ حسین احمد مدنی (جمیعت العلمائے ہند) کے پاکستان مخالف کردار حذف کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم خاکساروں کی طرف سے قائداعظم کی مخالفت اور قائداعظم پر حملہ کا واقعہ شامل رکھا گیا ہے۔

○ سعودی عرب میں پاکستانی سفیر نے بتایا ہے کہ منیٰ میں آتشزدگی کے نتیجے میں 111 پاکستانی حاجی شہید ہوئے جبکہ 141۔ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ سعودی حکومت نے لاشیں پاکستان لے جانے کی اجازت نہیں دی۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 30-8 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کی تمام کتب
اور کاپیاں دستیاب ہیں۔
رعائتی نرخوں پر حاصل کرنے کیلئے تشریف لائیں
نوبل سٹیشنری سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر
نشریات کیلئے رابطہ : انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- نک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81
7223204 7353105

تیسرے جدید اور رعائتی نرخوں پر
میاں انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرم مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100

ضرورت ملازمین
وارئیر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو درج ذیل اسامیاں پُر کرنے کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں بمع اپنے صدر صاحب کی تصدیق سے مورخہ 8 مئی 1997ء تک پہنچادیں۔ اور 10 مئی 1997ء کو انٹرویو کیلئے بوقت صبح 9 تا 12 بجے تشریف لائیں
• سیلز مینیجر: تجربہ کم از کم 10 سال تعلیمی قابلیت بی اے یا اس کے مساوی
• سیلز مین: تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک عمر کم از کم 28 سال
صوبہ سندھ اور سرحد سے تعلق رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
• گن مین: ذاتی اسلحہ لائسنس
وارئیر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد فون نمبرز 0438-531522-23
ہیڈ آفس اسلم آرکیڈ۔ تھرڈ فلور 16- میکلوڈ روڈ۔ لاہور فون نمبرز 042-7325579-80

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379